مذہبی امور کے متعلق کانگرس سے آخری اور قطعی فیصلہ کا مطالبہ

جب سے کانگرس کے ذہن نشین یہ بات ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان کی آزادی اور ملکی خوشحالی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک مسلمان بھی کانگرس کے ساتھ شریک ہو کر مصروف عمل نہ ہوں۔ اس وقت سے بعض حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے کانگرس میں شریک کر لیا جائے۔

اس بارے میں گزشتہ سال ایک دو مواقع پر اور خاص کر جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اظہار خیال فرماتے ہوئے ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ کانگرس جب تک علی الاعلان بغیر کسی ایچ پیچ کے۔ اور بغیر کسی شک و شبہ کے یہ اعلان نہیں کرتی۔ کہ اس کی طرف سے تبلیغ مذہب اور تبدیلی مذہب پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی۔ اس وقت تک ہم کانگرس سے نہیں مل سکتے۔

ہر ایک حق و انصاف سے کام لینے والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جہاں تمام دنیا کے مقابلہ میں زیادہ مذہب کو اہمیت حاصل ہے۔ اور مختلف قوموں میں کشمکش اور ناچاقی کی زیادہ تر وجوہات یہی ہوتی ہیں۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی امور میں دست اندازی کی جاتی ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ مذہب کے بارے میں قابل اطمینان سمجھوتہ ہو جائے۔ تاکہ اس کے بعد جو اتحاد ہو۔ وہ دیرپا ثابت ہو سکے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض کانگرسی خیالات کے لوگوں نے اس مطالبہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور ان کے ترجمان اخبار "پرتاپ" نے نہایت تنگ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"آپ کانگرس میں آزادی کی جدوجہد کے لئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا تبلیغ کے لئے۔ اگر آپ کا مقصد ہندوستان کی تحریک آزادی کو آگے لے جانا ہے۔ تب تو آپ شوق سے کانگرس میں آسکتے ہیں۔ اور کانگرس آپ کا خیر مقدم کرے گی۔ لیکن اگر آپ کانگرس کے ذریعہ اسلام کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ یا اپنے خاص حقوق کے لئے سودا کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو کانگرس میں شامل ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ مختلف جماعتوں کے مذہبی معاملات میں کانگرس نے کیا رویہ اختیار کرنا ہے۔ اس کا فیصلہ وہ اپنے بنیادی حقوق کے متعلق کراچی والے ریزولیوشن میں کر چکی ہے۔ وہ مزید کسی قسم کا وعدہ نہیں کر سکتی۔ کانگرس سیاسی حقوق کے لئے لڑ رہی ہے۔ مذہبی حقوق کے لئے نہیں"

اس روکھے پھیکے جواب میں یہ بتایا گیا کہ (۱) کانگرس مذہب کے متعلق مسلمانوں سے کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ سیاسی حقوق کے لئے لڑ رہی ہے۔ نہ کہ مذہبی حقوق کے لئے۔ اور (۲) یہ کہ مذہبی معاملات کے متعلق وہ اپنے کراچی والے ریزولیوشن میں فیصلہ کر چکی ہے۔ اس کے سوا وہ مزید کسی قسم کا وعدہ نہیں کر سکتی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبہ کا یہ جواب اپنے اندر کس قدر معقولیت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" جو کلیۃً کانگرس میں شریک ہے اور باوجود مسلمانوں کے دینی راہنمائی کا ادعا رکھنے کے ان کے مذہبی حقوق کا تصفیہ کرائے بغیر مدت سے شریک ہے۔ اسے بھی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ کانگرس کو مسلمانوں سے مذہبی امور کے متعلق فیصلہ کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ چنانچہ اس کا آرگن "الجمعیۃ" اپنے ۹۔ جنوری کے افتتاحیہ میں کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین گفتگوئے مصالحت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان جن نقاط پر مفاہمت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ ان کا تعلق سیاسی حقوق سے ہوگا۔ مگر ہم چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی مذہبی حیثیت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ اس متوقع گفت و شنید میں اسلامی پرسنل لاء کے تحفظ اور مسلمانوں کے مذہبی امور کی آزادی کا آخری و قطعی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر سیاسی حقوق کی مفاہمانہ سعی تمام مسلمانوں کے لئے اطمینان بخش نہ ہو سکے گی"۔

ان سطور سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء ہند" نے جمہور مسلمانوں سے الگ ہو کر۔ اور مسلمانوں کے مذہبی امور کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کرائے بغیر کانگرس میں شریک ہونے کی غلطی کی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کانگرس کے کراچی والے ریزولیوشن کے ہوتے بھی اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ "اسلامی پرسنل لاء کے تحفظ اور مسلمانوں کے مذہبی امور کی آزادی کا آخری و قطعی فیصلہ ہونا چاہیئے" یہی وہ بات ہے جس کا مطالبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کانگرس سے کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کانگرس میں شمولیت کا مدار اسی پر رکھا ہے کاش "جمعیۃ العلماء" بھی مذہب کو اس قدر اہمیت دیتی۔ کہ جب تک کانگرس مذہبی امور کی آزادی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت کچھ زیادہ علیل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج کے خطبہ جمعہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ مساجد میں سب احمدیوں کو جمع کرکے یہ خطبہ سنایا جائے اور ویسے بھی احمدیوں کو جمع کرکے اس خطبہ کو سنا کر ہر فرد تک پہنچا دیا جائے۔ تا اس اصلاح کے لئے جس کے لئے جماعت سے عہد لیا گیا ہے۔ سب احمدی تیار ہو جائیں۔ اس وجہ سے یہ خطبہ زیادہ چھپوایا جائے گا۔ دوستوں کو بواپسی ڈاک اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ کس قدر اس خطبے کی کاپیاں ان کو درکار ہوں گی۔ تا جماعت کی ضرورت آسانی سے پوری ہو سکے۔ کم از کم پچیس کاپیاں منگانے والوں سے قیمت فی پرچہ تین پیسے معہ محصولڈاک لی جائے گی۔ دور کی بڑی جماعتیں بذریعہ تار اطلاع دے سکتی ہیں قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر ارسال کی جائے۔ یا وی پی کرنے کی اجازت دی جائے۔ زیادہ تعداد میں پرچے منگانے والے اصحاب کو قیمت میں اور بھی رعایت کی جائیگی کیونکہ ان کو پرچے بذریعہ ریلوے پارسل بھیجے جائیں گے۔ اور محصول کم لگے گا۔

(مینیجر الفضل)

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وُہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کیلئے یکم دسمبر ہے لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نُور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اسکی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے۔ وہ جسکے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار ۔ مرزا محمود احمد

اخبار احمدیہ

غلط بیانی کی تردید بعض مخالفوں نے میرے متعلق یہ مشہور کر دیا ہے کہ نعوذ باللہ میں نے احمدیت سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ میں اس کی پُرزور تردید کرتا ہوں کہ یہ محض ایک بہتان ہے میں خدا کے فضل سے اب تک دین حقہ پر قائم ہوں بلکہ روز بروز میرا ایمان مستحکم ہوتا جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ میرے ترقی ایمان کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مبارک احمد مونگھیری

درخواستہائے دعا فیروز دین صاحب بھٹی بی اے ٹیلیفون سپروائزر فیروز پور چھاؤنی کو موٹر سائیکل سے گر کر سخت ضربات آئی ہیں۔ اور چوہدری مبارک احمد صاحب ہیڈ کلرک میران شاہ کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

احمدی طلبا کی قابلیت ویٹرنری کالج لاہور کے فرسٹ ایر کے سہ ماہی امتحان میں دو وظیفے بیس بیس روپیہ ماہوار کے ایک سال کے لئے مقرر ہیں جو امسال یہ وظائف عزیزان سید منصور احمد شاہ و ممتاز احمد شاہ پسران خانصاحب سید ...

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

تحریک جدید کے مالی مطالبہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر تقریر کرتے ہوئے تحریک جدید کے مالی مطالبہ کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

قربانیوں کا سلسلہ موت تک ہے

ایک بات میں تحریک جدید کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ اب تحریک جدید کا دوسرا دور شروع ہے۔ اور میں اس تحریک کے ابتداء سے ہی دوستوں سے کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ کوئی قربانی مذہبی سلسلوں میں ایسی نہیں ہو سکتی جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ فلاں وقت رک جائے گی۔ مومن کی قربانی اس کی موت تک چلتی ہے اس عرصہ میں قربانیوں کی شکل بے شک بدل سکتی ہے۔ مگر قربانیوں کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا تم اس کا نام تحریک جدید نہ سہی کوئی اور نام رکھ لو۔ مگر بہر حال ہمیں کبھی جانی کبھی مالی اور کبھی وقتی قربانیاں ہمیشہ کرنی پڑیں گی۔ پس یہ امر جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ قربانیوں کا سلسلہ موت تک ہے۔ اس عرصہ میں شکلیں بدل سکتی ہیں۔ مگر یہ مطالبہ نہیں بدل سکتا۔ کیونکہ قربانی کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ہم روٹی نہ کھائیں اور پھر بھی زندہ رہیں۔ یا کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ہم دو مہینے روٹی کھاتے رہیں۔ اور دو مہینہ کھانا کھانا بند کر دیں۔ اور فاقہ کرنے لگیں ہم جب بھی فاقہ کریں گے۔ اور کھانے کا سلسلہ بند کر دیں گے۔ جو پہلے کھانا کھایا ہوا ہو گا۔ وہ ضائع ہو جائے گا۔ اور ہم کمزور ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں جتنا زیادہ اعلےٰ کھانا کھائیں گے اتنی ہی زیادہ طاقت ہمارے اندر پیدا ہو گی۔ سعدی اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

تنورِ شکم دمبدم تافتن
مصیبت بود روز نایافتن

مومن کی غذا قربانی ہے

جب دُنیا میں انسان بغیر غذا کے نہیں جی سکتا۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ روحانی لحاظ سے وہ بغیر غذا کے جی سکے اور روحانی دُنیا میں ایک مومن کی جو غذا ہے۔ وہ قربانی ہے۔ ہماری نمازیں ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہمارے روزے ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہمارے حج ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہماری زکوٰتیں ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہماری تبلیغیں ہماری روحانی غذا ہیں۔ اور جب بھی یہ روحانی غذا کم ہو ساتھ ہی ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ضعف کے بعد موت واقعہ ہو جاتی ہے۔ پس اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ قربانیاں جماعت کے لئے لازمی ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ہیں:۔

چندوں کی فہرستیں بھجوانے میں جماعتوں کی سُستی

میں نے تحریک جدید کے مقاصد کو خاص طور پر مدنظر رکھتے ہوئے اس کے مالی مطالبہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ اس دفعہ جماعتوں نے چندوں کی فہرستیں بھجوانے میں بہت سستی سے کام لیا ہے۔ چھ سو جماعت میں سے اس وقت تک صرف پچاس جماعتوں کی فہرستیں پہونچی ہیں۔ اور ساڑھے پانچ سو جماعتیں ایسی رہتی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اپنی فہرستیں نہیں بھجوائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جن پچاس جماعتوں نے فہرستیں بھیجی ہیں۔ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جماعت اپنے اخلاص میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے اس دفعہ کہا تھا۔ کہ دوستوں کو اجازت ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو اتنا ہی چندہ دیں۔ جتنا انہوں نے پہلے سال دیا تھا۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ اکثروں نے نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے پیش کئے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نے ساٹھ فیصدی تک اضافہ کیا ہے۔ اور بعضوں نے اتنا چندہ دیا ہے۔ جتنا انہوں نے تیسرے سال دیا تھا۔ پس گو ان جماعتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ اخلاص اور محبت میں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ مگر بقیہ جماعتوں نے سستی دکھائی ہے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض جماعتیں کہتی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے چندہ کی فہرستیں بھیجدی ہیں۔ مگر مجھے اب تک ان کی فہرستیں نہیں پہونچیں۔ حالانکہ اس دفعہ میں نے خاص طور پر ایسا انتظام کیا ہوا تھا۔ کہ ان دنوں جو خطوط آئیں ان میں سے ایک بھی بغیر پڑھے کے نہیں رہا۔ چونکہ دوست بعض دفعہ فہرست بھیجنے کا ارادہ تو کرتے ہیں۔ مگر پھر بھول جاتے ہیں۔ اس لئے میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی طرف سے مجھے کوئی فہرست نہیں ملی:۔

نسیان کا امکان

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دوست لکھ دیتے ہیں۔ ہم نے آپ کو فہرست بھیجدی ہے۔ اور وہ نہیں پہونچتی۔ دس پندرہ دن کے بعد اُن کا پھر خط آتا ہے۔ کہ ہم نے یہ فہرست لکھی تھی۔ مگر کتاب میں غلطی سے رکھدی۔ اور پھر بھیجنا بھول گئے۔ اب ہمیں کتاب سے یہ فہرست ملی ہے۔ جو ہم بھیج رہے ہیں۔

تو چونکہ اس قسم کا امکان بھی ہوتا ہے۔ اس لئے میں سب دوستوں سے کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ کل تک صرف پچاس جماعتوں کی رپورٹیں مجھ تک پہونچی ہیں۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ جو جماعتیں چھوٹی ہیں۔ انہوں نے کوئی الگ فہرست بھیجی ہی نہ ہو۔ مگر پھر بھی گزشتہ سالوں میں ساڑھے تین سو جماعتوں نے حصہ لیا تھا۔ اور اب تک اس کے آٹھویں حصہ نے توجہ کی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جنہوں نے توجہ کی ہے۔ اور اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ انہوں نے اضافہ کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے اخلاص میں بہت ترقی کی ہے۔ لیکن بعضوں نے تو حیرت انگیز اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے سات سات گُنے۔ اور بعضوں نے آٹھ آٹھ گُنے چندہ دیا ہے۔ پس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور جماعت کے عہدہ داروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔

بعض جماعتوں کے عُہدیداروں کی غفلت

تحریک جدید کے افسر نے مجھ سے شکایت کی ہے۔ کہ جب انہوں نے کارکنوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی جماعت کے دوستوں کو یہ تحریک بتا دی تھی۔ تو انہوں نے کہا۔ ہمیں تو توفیق نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور کسی اور کو کہنے کی کیا ضرورت ہے یہ تحریک تو ہر شخص کے کانوں تک پہنچ چکی ہے۔ یہ ایک سخت کمزوری کی علامت ہے۔ جو ان کارکنوں سے ظاہر ہوئی۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ محض اس شرمندگی اور ندامت کو مٹانے کا بہانہ ہے۔ جو انہیں اس وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے خود اس تحریک میں کیوں حصہ نہیں لیا۔

وہ سمجھتے ہیں۔ جب ہم کسی کو کہیں گے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لے تو وہ دریافت کرے گا۔ کہ آپ نے کیا دیا۔ اور چونکہ میں نے کچھ نہیں دیا۔ اس لئے شرمندگی کا یہی علاج ہے۔ کہ کسی کو تحریک نہ کرو حالانکہ جب کوئی عہدیدار مقرر ہوتا ہے۔ تو اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ہر تحریک خواہ وہ اس میں خود حصہ لیتا ہے۔ یا نہیں۔ دوسروں تک پہنچاوے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ وہ دوسروں کو تحریک نہ کرکے خدا تعالیٰ کے حضور گنہگار بنتے ہیں۔ اگر وہ واقعہ میں معذور ہیں اور اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے تو انہیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور کم سے کم جو حصہ نیکی کا انہیں دوسروں کو تحریک کرکے مل سکتا ہے۔ اس سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔

افراد سے خطاب

افراد میں۔ سے بھی بہت کم دوستوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ لیا ہے گذشتہ سالوں میں سات ہزار افراد نے حصہ لیا تھا۔ مگر اس سال اب تک دو اڑھائی سو دوستوں نے اپنے وعدوں کی اطلاع دی ہے۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ کہ دوست ہشیار ہو جائیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا وہ جلد وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جائے۔ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اس کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ مگر چونکہ بعض لوگ ۳۱ جنوری کو بھی خط لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے جس خط پر یکم فروری کی مہر ہوگی۔ اُسے بھی لے لیا جائے گا۔ مگر اس کے بعد کسی کا وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

بقایادار اپنا وعدہ پورا کریں یا معافی لے لیں

اس کے ساتھ ہی میں ان لوگوں کو جنہوں نے گذشتہ سال یا گذشتہ سے پیوستہ سالوں میں وعدہ کیا تھا۔ مگر ابھی تک اپنے وعدہ کی رقوم ادا نہیں کیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ یا تو اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ اور یا مجھ سے معافی لے لیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا۔ کہ وہ عہد جو تم کرتے ہو۔ اس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ کہ تم نے اسے کہاں تک پورا کیا۔ پس وعدہ کرنے والے دوست یا تو اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور یا پھر مجھ سے معافی لے لیں۔ مگر بعض لوگ نہ رقم ادا کرتے ہیں۔ اور نہ معافی لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر انہوں نے معافی کی درخواست کی تو میں تحقیقات کراؤں گا کہ آیا وہ قابل معافی ہیں یا نہیں۔ میں اس قسم کے شکوک کے ازالہ کے لئے کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب بھی کسی دوست کی طرف سے معافی کی درخواست آتی ہے۔ فوراً اس کا نام رجسٹر سے کٹوا دیا جاتا ہے۔ اور کوئی تحقیقات نہیں کی جاتی۔ پس دوستوں کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ان کے متعلق ہرگز جماعتوں سے یہ نہیں پوچھا جائے گا۔ کہ آیا وہ قابل معافی ہیں۔ یا نہیں۔ بلکہ محض ان کی طرف سے اطلاع آنے پر انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور خدا کے حضور وہ گنہگار ہونے سے بچ جائیں گے اور اگر وہ معافی نہیں لینا چاہتے اور نیت رکھتے ہیں۔ کہ ادا کر دیں گے مگر ابھی انہیں طاقت نہیں تو وہ مہلت لے لیں۔ غرض دوست گذشتہ سالوں کے وعدوں کی رقوم یا تو ادا کر دیں۔ یا معاف کرا لیں۔ اور یا پھر ان کی ادائیگی کے لئے مہلت لے لیں۔"

مندرجہ بالا ارشاد احباب کے پیش نظر کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ چونکہ وعدوں کے پیش کرنے کا وقت بہت کم ہے۔ اس لئے کارکنان جماعت کو گذشتہ غفلت کی تلافی فوری کرنی چاہئے اور وعدوں کا فارم جلد تر ارسال کرنا چاہئے۔ براہ راست وعدہ کرنے والے احباب بھی اس پر فوری توجہ فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جائے اور وہ اس نفلی قربانی میں شامل ہونے سے رہ جائیں۔ پس کارکنان جماعت اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے ہی اپنا وعدہ حضور کے پیش کرنا چاہئے۔

فائنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

شیخ مصری صاحب کے ایک مزعومہ خواب کی حقیقت

خلافت ثانیہ کے متعلق حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے بیانات

چند ماہ گزرے۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے "ایک واضح خواب بلکہ کشف" کے عنوان سے ایک اشتہار چسپاں کیا تھا۔ جس میں ڈاکٹر فضل الدین صاحب کی طرف منسوب کرکے ایک خواب کا اعلان تھا۔ اس خواب میں مذکورہ واقعات بالعموم وہی تھے جو شیخ صاحب یا ڈاکٹر صاحب کے گھر کے لوگوں نے ان تک پہنچائے تھے۔ صرف ایک بات ایسی تھی۔ جو اس خواب کے رحمانی یا غیر رحمانی ہونے کا فیصلہ کرنے والی تھی۔ کیونکہ وہ بات مستقبل کے متعلق تھی۔ جس کا اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ شیخ صاحب کی وسوسہ اندازی کو سننے سے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کے خیالات پراگندہ اور پریشان ہو گئے ہیں۔ اگر اس حصۂ بیان کی صداقت ثابت ہو جاتی تو خواب بین یا خواب بنانے والا مغالطہ کھا سکتا یا مغالطہ دے سکتا تھا لیکن واقعات نے اس خواب یا نام نہاد کشف کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا ہے اس کے لئے میں ذیل میں ہر دو بزرگوں کے بیانات درج کرتا ہوں۔

ہو سکتا تھا۔ کہ ہم ان بزرگوں کے سامنے مذکورہ بالا خواب کا ذکر کرکے فوراً بیان شائع کر دیتے۔ لیکن میں نے مناسب سمجھا۔ کہ شیخ صاحب کی تفرقہ اندازی اور خلافتِ حقہ کے خلاف ان کی معاندانہ کوشش کا اچھی طرح اظہار ہو جائے تا کسی دشمن حق انسان کو گنجائش چون و چرا باقی نہ رہے۔ چنانچہ میں نے گزشتہ دنوں دونوں بزرگوں سے مندرجہ بالا خواب کا تذکرہ کرکے انکے خیالات اور حلفیہ بیان کے لئے درخواست کی۔ ہر دو بیان درج ذیل ہیں۔ یہ صرف تردیدی بیان ہی نہیں بلکہ بہت سی مفید معلومات اور ضروری باتوں کا مجموعہ ہیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا حلفیہ بیان

مکرمی مولوی ابو العطاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ نے ڈاکٹر فضل الدین صاحب آف افریقہ کے ایک خواب کا ذکر کیا ہے۔ جسے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کچھ عرصہ ہوا قادیان میں بورڈ پر لکھ کر چسپاں کیا تھا۔ وہ خواب محض نفسانی خیالات پر مشتمل ہے اور ہرگز رحمانی نہیں جس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ خواب دیکھنے والا یا خواب بنانے والا کہتا ہے۔ کہ خاکسار محمد سرور شاہ اور چوہدری فتح محمد صاحب کے خیالات پریشان اور پراگندہ ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر خلاف واقع ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مصری صاحب کے فتنہ نے ہمارے عقائد کو پریشان کرنے کی بجائے اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بارے میں اپنا اعتقاد اس خدا کی حلف کے ساتھ شائع کر دوں۔ جو کہ سارے جہانوں کا خالق اور مالک ہے۔ اور جس کے نام کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس نے حق و باطل میں امتیاز کرنے کیلئے اپنے نام کی قسم کو ذریعہ قرار دیا ہوا ہے۔

واللہ باللہ ثم تاللہ میرا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ان تمام ناپاک الزاموں سے بری ہیں۔ جو مستریوں یا مصری پارٹی نے آپ کی ذات کی طرف منسوب کئے۔ مَیں حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو نہایت مقدس اور پاکباز انسان یقین کرتا ہوں۔ وہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق ہیں۔ اور آیت استخلاف کے ماتحت برگزیدہ خلیفہ ہیں۔ میں اپنے اس اعتقاد پر پھر ایک مرتبہ اللہ تعالےٰ کو جو عالم الغیب والشہادہ ہے۔ گواہ ٹھہراتا ہوں۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا اَقُوْلُ شَھِیْد

۱۲ جن محمد سرور بقلم خود

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کا مفصل گرامی نامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مکرمی مولوی ابو العطاء صاحب
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کی چٹھی کے جواب میں ذیل کا بیان بھیج رہا ہوں:۔

مصری صاحب نے جس بات کا اعلان کیا تھا۔ اس کی بنا ایک صاحب کے خواب پر ہے۔ پراگندہ خیال ہونے کے کئی ایک معنے اور وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اپنے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میاں فخر الدین ملتانی اور مولوی عبد الرحمٰن مصری کے نفاق اور فتنہ سے مجھے بہت سخت ذہنی تکلیف ہوئی ہے۔ اور ان دونوں نے محض اپنے آپ کو ذلیل نہیں کیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو بھی داغدار کیا ہے۔ کیونکہ فخر الدین ملتانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری دو یا تین سالوں میں صحبت سے فیض حاصل کیا تھا۔ باقی رہی خلافت کے متعلق میری اپنی عقیدت اس کے متعلق مَیں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جتنا لمبا عرصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحبت کا مجھ ملا ہے۔ شاید ہی کسی اور احمدی کو ملا ہو۔ اور یہ زمانہ ۲۷ سال پر ممتد ہے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے آپ میں کبھی کوئی عیب نہیں دیکھا۔ اور جتنا بھی حضور کو قریب سے دیکھا گیا۔ اسی قدر زیادہ محبت اور عقیدت بڑھتی گئی۔

جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ اس وقت میں انگلستان میں تھا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ماتحت کام کر رہا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات سے قریباً ایک ہفتہ پہلے مجھے رؤیا میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ اس میں مجھے واضح طور پر بتلایا گیا۔ کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہے۔ اور اس کے بعد خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہوں گے۔ اور اس رؤیا میں مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بالکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں دکھائے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر کے ساتھ ہی جماعت میں سخت اختلاف کی خبر بھی پہنچی۔ اور چونکہ خواجہ صاحب خود مخالف تھے۔ اور یہاں سے اطلاعات دینے والے بھی مخالف تھے۔ اس لئے ابتدائی خبریں جو مجھے ملیں۔ انہیں یہی تھا۔ کہ جماعت کے اکابرین اور اکثر حصہ جماعت حضرت امیر المومنین کے مخالف ہیں۔ اور جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ باوجود اس غلط اطلاع کے میں نے فوراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

انہی دنوں مجھے ایک دوسرا کشف ہوا۔ کیونکہ وہ بالکل بیداری میں تھا۔ میں نے میاں غلام حسین صاحب اوورسیر ساکن مردان کو جاگتے ہوئے دیکھا۔ کہ وہ میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے ہیں اور دو دفعہ بڑے زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا ہے۔ اور ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیا ہے۔ اور کہا کہ پشاور سے لے کر اس کنارے تک سب بیعت کرینگے

یہ دونوں رؤیا میں نے غالباً اسی زمانہ میں قادیان میں حضرت امیر المومنین یا بعض دوسرے دوستوں کو لکھے تھے میرے بیعت کے خط کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اجازت فرمائی۔ کہ میں لندن چلا جاؤں۔ چنانچہ خط پہنچتے ہی میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مشن کو چھوڑ کر لندن چلا گیا۔ اور باقاعدہ احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی۔

خلافت کے متعلق میرا مذہب اس قسم کا ہے۔ کہ ممکن ہے اس کے اظہار پر بعض لوگ اس امر کو غلو کی طرف منسوب کریں۔ مگر میری یہی رائے ہے کہ تمام انتظامی معاملات میں اور اجتہاد اور فتاوے میں وہی مذہب درست ہو سکتا ہے۔ جو خلیفۂ وقت کا ہو۔ نظامِ حکومت کے متعلق قرآن شریف میں اجمال ہے۔ اور قرآن شریف کی رو سے ایرانی قسم کی بادشاہت یا جمہوریت دونوں جائز ہیں۔ اس لئے ایسے تمام امور میں خلیفۂ وقت کا جو فتوےٰ ہو وہی درست ہے۔

چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ منافقین کی پہلی بغاوت پر جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف کی گئی تھی جس میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب شامل تھے۔

اس موقعہ پر قادیان کا ایک شخص جو اپنے آپ کو نہایت ذہین اور بزرگ سمجھتا ہے۔ میرے پاس لاہور میں نہایت گھبراہٹ کی حالت میں آیا۔ اور مجھے کہنے لگا۔ کہ جماعت میں اس قدر اختلاف ہو رہا ہے۔ اور بہت لوگ قادیان جا رہے ہیں۔ مگر آپ یہاں اپنے کالج کے بورڈنگ میں اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ آئیے ہم بھی قادیان چلیں۔ اور وہاں چل کر دیکھیں کہ جماعت کا کونسا حصہ راستی پر ہے۔ اور کس کی غلطی ہے۔ تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں چونکہ فیصلہ کر چکا ہوں۔ اس لئے نہ مجھے کوئی گھبراہٹ ہے۔ اور نہ اس وقت قادیان جانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی اس معاملہ میں کیا رائے ہے۔ تو میں نے کہا۔ کہ میری وہی رائے ہے۔ جو خلیفہ کی ہو گی۔ خلیفۃ المسیح جو بھی فیصلہ کریں گے میں اس کی اطاعت کروں گا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کو معلوم ہے کہ ان کی رائے کیا ہے میں نے کہا کہ مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس قسم کا آپ کا عقیدہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے خلیفہ غلطی کرے۔ میں نے کہا۔ کہ ایسے معاملات میں میں خلیفہ کی غلطی کو اپنے صواب سے جماعت کے لئے بابرکت اور مفید سمجھتا ہوں۔ یوں میرا عقیدہ تو یہی ہے کہ خلیفہ ایسے معاملہ میں غلطی نہیں کرتا۔ کیونکہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ

دِیْنَھُمْ کی نسبت خلفاء کی طرف ہے۔ اس لئے ایسے تمام امور میں مَیں خلیفۂ وقت کے مذہب کے تابع ہوں۔ دِیْنَھُمْ کے معنے مذہبھم کے ہیں۔

پس جو مذہب خلیفۂ وقت کا ہو گا اسی میں تائید الٰہی ہو گی۔ باقی جو اس قسم کے آثار ہیں۔ کہ لاخلافۃ الا بالمشورۃ اس کے معنے بھی یہی ہیں۔ کہ خلیفہ اگر مناسب خیال فرمائے۔ تو مشورہ لے لے شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ کا حکم تو خلیفہ کو ہے۔

ہمیں تو یہ حکم نہیں۔ کہ خواہ مخواہ اپنے مشورے اس کے سامنے پیش کریں۔ میں اسے بھی ادب کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اس لئے اگر حضرت امیر المومنین مجھے بلائینگے تو میں اپنا مشورہ پیش کر دوں گا۔ میرا یہ جواب سنکر وہ دوست چلے گئے
پس خلافت کے معاملہ اور خلفا کی اطاعت میں مجھے نہ کبھی تردد ہوا ہے اور نہ کبھی خیالی پراگندگی واقع ہوئی ہے یہ ان خلفاء کے متعلق ہے جو موعود نہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تو موعود خلیفہ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو کلام ربانی نازل ہوا۔ اس کے بہت بڑے حصہ کو پورے کرنے والے ہیں۔ میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ برکت اور تائید الٰہی کی پیشگوئیاں اصل ہوتی ہیں اور دشمنوں کی ہلاکت کی پیشگوئیوں کا وقوع کوئی ایسا ضروری نہیں ہوتا بلکہ شرائط سے وابستہ ہوتا ہے۔ کیونکہ درحقیقت کامیابی ہی دشمنوں کی ہلاکت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالےٰ کا جو کلام برکات اور تائیدات کے رنگ میں نازل ہوا ہے اس کے دو ہی بڑے حصے ہیں۔ ایک حضور کی اولاد کے متعلق ہے۔ کہ یہ اولاد دنیا میں بابرکت۔ خادم دین اور سچائی اور حق کے پھیلانے والی ہوگی چنانچہ ابتدائی الہامات ہیں۔ تری نسلاً بعیداً۔ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین ینقطع من آبائک ویبدأ منک سے لے کر آخری ایام کے الہامات انی معک ومع اھلک۔ اللہ یحمل کل حمل۔ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت، ویطھرکم تطھیراً تک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس قسم کے الہامات نازل ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے مجھے پورا یقین ہے۔ جو لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے مخالف ہیں وہ یقینی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں۔ اور ان کا ایمان کا دعویٰ محض دھوکہ دہی کے لئے ہے کیونکہ جب تک وہ اپنے آپ کو احمدی نہ کہیں احمدی جماعت کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

اس موقعہ پر میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کیا بلحاظ اس تعلیم کے جو کہ قرآن شریف کے ذریعہ سے ہمیں پہنچی ہے اور کیا بلحاظ اس تعلیم کے جو میں نے حاصل کی ہے۔ اور اس میں میں نے تاریخ انسانی کے بعض حصوں کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ میں ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور اس لحاظ سے میں پنجاب کے لوگوں کے طبائع سے واقف ہوں۔ اور یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں انتظام کس طرح قائم کئے جاتے ہیں۔ یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑی ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور بہبودی کا واحد ذریعہ خلافت کے ساتھ وابستگی ہے۔ اور اگر ہم لوگ منتشر ہو گئے تو ہم میں سے ہر ایک کی حالت اس بھیڑ کی طرح ہو گی۔ جس کو بھیڑیوں کے ایک بھوکے گروہ نے گھیر لیا تھا۔ اور اس کو بچانے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔ اور میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہماری جان ہمارا مال ہماری عزت اور ہمارا ننگ و ناموس بھی اسی صورت میں محفوظ رہ سکتا ہے۔ کہ ہم جان و دل سے خلافت کی حفاظت کریں۔ اور چونکہ اس وقت میں اپنے ذاتی مذہب کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں۔ میں اس کو بیان کرنے میں دریغ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اگر میں اس کو چھپاؤں تو میں اس کو خیانت سمجھونگا۔ کہ عربوں نے بھی خلافت کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اس لئے ان کے بعض اقوال اور بعض اعمال کو خلافت کی تخفیف شان کے لئے پیش کرنا میری رائے میں بالکل غلط اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور جن لوگوں نے ایک دن کے لئے بھی خلافت کے معاملہ میں تامل کیا ہے۔ میں ان کو غلطی پر سمجھتا ہوں۔ لیکن چونکہ قیامت کے دن اعمال کا فیصلہ وزن پر ہوگا۔ اس لئے ہم انہیں جنتی سمجھتے ہیں۔ لیکن خلیفہ کی ذات یا اس کے عہدہ کی یا اس کی حیثیت یا اس کے وقار کی حفاظت میں جس نے بھی تساہل۔ یا تردد کیا۔ اور اپنی جان کو خلیفہ کی جان سے عزیز سمجھا۔ اس نے خطرناک غلطی کی۔

نبوت اصل میں ایک جڑ ہے اور خلافت اس کے ثمرات۔ یہ کس قدر بے وقوفی ہوگی۔ کہ جب قربانی کا زمانہ ہو۔ جیسا کہ نبی کا زمانہ ہوتا ہے۔ تو ہم ہر قسم کی قربانی کریں۔ لیکن جب اس قربانی کے پھل لانے یعنی خلفاء کا زمانہ آتا ہے۔ تو اس وقت ہم اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ اور اسے کاٹنا شروع کر دیں۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں کونسی حماقت ہو سکتی ہے۔

فتح محمد سیال ۱۳ جنوری ۳۶ء

شکریہ احباب کرام

آج ۱۲ جنوری۔ جبکہ خاکسار کئی ماہ کے بعد معہ اہل و عیال بصد حسرت و یاس اس دیار محبوب سے واپس افریقہ کے واسطے لاہور روانہ ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد

ہمارے عرصہ قیام قادیان میں دوستوں نے عموماً اور بزرگان جماعت نے خصوصاً جس شفقت اور مہربانی کا اظہار ہم پر کیا۔ وہ معرض بیان میں آنا مشکل ہے۔ اور اس کی یاد ہمارے دلوں سے محو نہیں ہو سکتی اور جو ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا ہے۔

خاکسار معہ اہل و عیال بزرگان اور دوستوں کا شکریہ فرداً فرداً ادا کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا ان چند سطور میں اظہار دل کر رہا ہوں۔ امید ہے قبول [illegible]

خاکسار [illegible]

اغلاط کی تصحیح

کتاب "وصیت" میں جو والد صاحب مکرم حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی وصیت اور دعا ہائے ماثورہ پر مشتمل ہے چند غلطیاں رہ گئی ہیں جو احباب یہ کتاب حاصل کر چکے ہیں تو تصحیح فرمالیں۔ قابل اصلاح غلطیاں حسب ذیل ہیں:۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۴	بچنا	بچانا
۵۶	۶	اِخْوانی	اِخْوانِی
۵۷	۹	جَلَدَہٗ	جُدَّہٗ وَدِقَّہٗ
۵۸	۳	تکلّنی	تکلْنی
۵۸	۴	تکلنی	تکلُنی
۷۵	۲	لمحایک	لمحاتِک
۹۳	۳	وَافَضْ	وَأفِضْ
۱۱۴	۷	عالمُ	عالمَ
۱۱۹	۲	مکَر	مکْر

خاکسار زین العابدین ولی اللہ

وصیت میں اضافہ

ماسٹر غلام محمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ صوبہ ڈیرہ سندھ نے اپنی وصیت میں اضافہ فرمایا ہے۔ پہلے ۱/۱۰ حصہ آمد وصیت ادا کرتے تھے۔ اب ۱/۵ حصہ آمد وصیت ادا کیا کرینگے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

احمدی دھوبی کی ضرورت

محلہ دارالرحمت کے لئے ایک مخلص احمدی دھوبی کی ضرورت ہے مناسب شرائط پر اس سے سمجھوتہ کیا جائے گا۔ اور احباب محلہ اسی سے کپڑے دھلائیں گے۔ انشاءاللہ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق سے درخواست آنی چاہیئے۔
خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت۔ قادیان

امریکہ میں ایک لاپتہ کی تلاش

ولی محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر ہڑپہ ضلع منٹگمری لکھتے ہیں۔ کہ شہزاد محمد صاحب ابن مولا بخش صاحب موضع بھٹور ضلع لدھیانہ ۱۹۱۱ء میں امریکہ گئے تھے۔ مگر دس سال سے ان کا کوئی پتہ نہیں۔ اگر کوئی بھائی ان کے متعلق کچھ جانتے ہوں تو ولی محمد صاحب کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۳ جنوری۔ حکومت کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے کہ لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد کی حفاظت اور مرمت کے لئے ایک وقف فنڈ قائم کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے مسلمانوں سے جس قدر مالیہ وصول ہوتا اس پر ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائے۔

لاہور ۱۳ جنوری آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں قواعد وضوابط کے متعلق بحث جاری رہی۔ جس کے دوران میں خان بہادر مشتاق احمد گورمانی نے کانگرسی وزارتوں کے اناڑی پن کو ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ قواعد میں ایک کانگرسی ممبر کی طرف سے یہ ترمیم پیش کی گئی تھی کہ ممبروں کے سوالات کے دوران میں حکومت کو مشورے دینے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ حکومت کی طرف سے اس پر یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ حکومت اپنی ذمہ داری میں افراد کو شریک کرنا نہیں چاہتی۔ آخر ترمیم ۸۷ آراء کی مخالفت اور ۲۹ کی موافقت سے نامنظور ہو گئی۔

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ آج لارڈ لیسموئل نے آنند بھون میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ جس کے دوران میں صوبجاتی حکومتوں اور فیڈریشن کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات ہوا۔

لاہور ۱۳ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے پنجاب کے حلقہ جات نیابت کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب ۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو شائع کی جائے گی۔ ان فہرستوں میں نئے ناموں کو شامل کرنے یا ان میں سے خارج کرنے کے متعلق جملہ دعوے اور اعتراضات ان فہرستوں کی تاریخ اشاعت سے اکیس دن کے اندر پیش کر دینے چاہئیں۔

لکھنؤ ۱۳ جنوری۔ بمبئی کے ایک محافظ گاؤ ہندو نے پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی سے ملاقات کر کے ہندوستان میں ذبح گاؤ کے خلاف قانون منظور کرانے کے امکانات پر بحث کی۔

وہ کچھ عرصہ پیشتر گاندھی جی۔ پنڈت مالویہ اور دیگر ہندو لیڈروں سے بھی تبادلہ خیالات کر چکے ہیں۔

لاہور ۱۳ جنوری۔ آج اسمبلی میں قواعد پر غور کرتے وقت گورنمنٹ کی طرف سے اس تجویز کی حمایت کی گئی کہ آئندہ اگر کوئی ممبر وزراء سے کوئی سوال دریافت کرے۔ تو اس پر یہ پابندی ہوگی۔ کہ وہ کسی اخبار یا کسی غیر سرکاری انجمن یا کسی غیر سرکاری شخص کا نام لے کر کوئی بیان نہیں پوچھ سکے گا۔ حزب الاختلاف کی طرف سے اس عجیب وغریب تجویز کی سخت مخالفت کی گئی۔ لیکن سرکار پرستوں نے اسے منظور کر دیا۔ معلوم نہیں گورنمنٹ غیر سرکاری چیزوں سے کیوں گھبرانے لگی ہے۔

کٹک ۱۳ جنوری مسٹر بسوا ناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اس امر کی کوشش میں ہیں۔ کہ ہم پر جو فرض عاید کیا گیا ہے۔ اسے پوری طرح انجام دیں ہم مداخلت کو کسی حالت میں برداشت نہیں کریں گے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس صورت میں وزارت فوراً مستعفی ہو جائیگی۔

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہری پور کانگرس کی صدارت کے لئے چار امیدواروں مسٹر سبھاش چندر بوس۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور خان عبد الغفار خان کے نام تجویز کئے گئے تھے۔ مگر آخر الذکر دونوں اصحاب نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں جس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے تاہم اعلان کے مطابق ۱۶ جنوری کو صوبجاتی نمائندگان صدر کا باقاعدہ انتخاب کریں گے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ ایسٹ اینڈ لنڈن میں ہندوستانیوں کے سامنے اردو میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا۔ انگلستان میں بھی مفلسی پائی جاتی ہے۔ اور اس کا ثبوت ایسٹ اینڈ کی حالت ہے۔ لیکن ہندوستان میں تو اس سے بھی زیادہ مفلسی پائی جاتی ہے جس کا دور کرنا ضروری ہے۔

لاہور ۱۳ جنوری۔ سکرٹری پنجاب اسمبلی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء سے پنجاب اسمبلی کی کارروائی ۲ بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک ہوا کرے گی۔ مگر جمعہ کے دنوں میں اجلاس ۲½ بجے سے ۷ بجے تک ہوا کرے گا۔

بوڈاپسٹ ۱۳ جنوری۔ اٹلی آسٹریا۔ اور ہنگری کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی آسٹریا اور ہنگری نے جنرل فرانکو کی حکومت کو سپانیہ کی جائز حکومت تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ڈبلن ۱۳ جنوری۔ آج آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ویلرا نے اعلان کیا کہ آئرش گورنمنٹ اور برطانوی گورنمنٹ کے نمائندوں کے درمیان کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں دونوں ممالک کے نمائندے اختلافی مسائل پر غور کرینگے رائٹر کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں مسٹر ڈی ویلرا نے کہا۔ اس کانفرنس میں آئرلینڈ کے نئے آئین کو زیر بحث نہیں لایا جائیگا۔ اس میں انگلستان سے آئرلینڈ کی قطعی علیحدگی کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا

لاہور ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ جہاں جہاں بارش ژالہ باری یا کسی دیگر ذریعہ سے فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ وہاں تحقیقات کرنے کے بعد اطلاع دی جائے کہ زمینداروں کا کس قدر نقصان ہوا ہے

لاہور ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے یونینسٹ حکومت کی طرف سے اسمبلی کے قواعد میں ایک یہ قاعدہ بھی پیش کیا جائے گا۔ کہ اگر کوئی ممبر اکثریت کی اجازت حاصل کئے بغیر مسلسل دو ماہ تک اسمبلی کے اجلاس سے غیر حاضر رہے گا۔ اس کی نشست اسمبلی کی اجازت سے خالی قرار دی جا سکے گی۔ اور گورنر کو لکھا جائے گا۔ کہ وہ اس معاملہ میں جو مناسب سمجھے کارروائی کرے

لاہور ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد حکومت کے محکمہ انتظامیہ کو محکمہ عدلیہ سے الگ کرانا ہے

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ کلکتہ کے حکام ان دنوں اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ رمضان کے ایام میں روزہ افطار کرنے کے صحیح وقت کا اعلان توپ کے ذریعہ کیا جائے۔ جو قلعہ سے داغی جائیگی

لنڈن ۱۳ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانی حکام اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ کہ گزشتہ ہفتہ چین کے بین الاقوامی رقبہ کے پولیس کے افسروں سے جو بدسلوکی کی گئی اس کے متعلق حکومت برطانیہ کے احتجاجات کا جواب دیا جائے۔

شنگھائی ۱۳ جنوری غیر ملکی لوگوں کا خیال ہے کہ جاپانی اس وقت تک جنوبی چین پر حملہ کو ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک ہانگ کو پر قبضہ نہ کر لیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شنگھائی کے نواح میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ لنڈن کے اخبار ٹائمز جو محافظین سے تعلق رکھتا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ اگر سبھاش چندر بوس کا حکومت کے خلاف پراپیگنڈا جاری رہا۔ تو اس صورت میں انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ کانگرس کا صدر بن جانے کی صورت میں انہیں اس پراپیگنڈا کا زیادہ موقع ملے گا۔ لیکن انہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جائیگی

لاہور ۱۳ جنوری۔ سر سکندر حیات خان کی صحت بتدریج اچھی ہو رہی ہے ڈاکٹر نے ان کے متعلق جو بلیٹن شائع کیا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی